قرض کی وجہ سے خودکشی کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا قرض کی وجہ سے خودکشی کرنا جائز ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی بندے پر قرض وغیرہ ہو یا نہ ہو، بہر حال خودکشی ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

یہ یاد رہے کہ! جب کوئی آدمی بے روزگار، قرض دار وغیرہ ہو تو شیطان ہمدرد بن کر آتا اور بہکاتا ہے کہ تم اتنے پریشان ہو تو آخر خودکُشی کیوں نہیں کرلیتے کہ ان جھنجھٹوں سے جان چھوٹے۔ ایسی صورت حال میں آدمی بالکل ٹھنڈے دماغ سے وسوسوں کو رَدّ کرے اور خودکشی کے دنیوی نقصانات اور اخروی عذابات کو اس طرح خیالات میں دہرائے!

اولا: یہ فعل اللہ تعالٰی اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو ناراض اور عزیز و اقارِب کو غمگین کرنے والا اور ہمارے دشمنوں یعنی شیاطین وغیرہ کو راضی کرنے والا ہے۔

ثانیا: اس سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ خودکُشی کرنے والے کے عزیز و اقارِب دُکھوں اور پریشانیوں میں مزید گھِر جاتے ہیں۔

ثالثا: خودکُشی سے جان چُھوٹتی نہیں بلکہ مزید شدید پھنس جاتی ہے۔ اور قرض سر پر لے کر جائے گا تو حقوق العباد کا بوجھ لے کر جائے گا، قرض تو شہید کا بھی معاف نہیں ہوتا، دنیا میں تو دنیاوی مال سے اس کی ادائیگی ہوتی ہے، اور دنیاوی مال ابھی نہیں تو بعد میں آجانے کی امید ہوتی ہے اور قرضدار سے معافی کی صورت بھی ہو سکتی ہے جبکہ قیامت میں تو نیکیوں سے ادائیگی کرنا ہوگی اور نیکیاں نہ بچیں تو حقوق والوں کے گناہ سر پر ڈالے جائیں گے (العیاذ باللہ تعالی) تو اُس شخص کے لئے کس قدر نقصان اور خُسران کی بات ہوگی جو شیطان کے وسوسوں میں آکر خودکُشی کر کے خود کو عذابِ قبر و حشر و نار کا حقدار بنا لے۔

لہٰذا اسی طرح کے تصوُّرات کے ذَرِیعہ شیطان مردود کو بالکل مایوس کردے اور پریشانی وغیرہ دور کرنے کے اسباب کو اختیار کرے اور اللہ تعالی سے دعا کرے، بالفرض بظاہر پریشانی دور نہیں بھی ہوتی تب بھی وہ اللہ تعالی کی رضا پر راضی رہے اور اس برے فعل سے اپنے آپ کو دور رکھے۔

اللہ پاک قرآن عظیم میں فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا (29) وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًاؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔ اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے۔ (القرآن، پارہ 5، سورۃ النساء، آیت: 29،30)

تفسیر صراط الجنان میں ہے "﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ: اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔﴾ یعنی ایسے کام کرکے جو دنیا و آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔۔۔ **خود کو ہلاک کرنے کی مختلف صورتیں ہیں:**۔۔۔ خود کو ہلاک کرنے کی تیسری صورت خودکشی کرنا ہے۔ خودکشی بھی حرام ہے۔" (صراط الجنان، جلد2، صفحہ 208، 209، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحیح بخاری میں ہے

"عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من تردى من جبل فقتل نفسه، فهو في نار جهنم يتردى فيه خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن تحسى سما فقتل نفسه، فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن قتل نفسه بحديدة، فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا"

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پہاڑ سے گِر کر خودکشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ گِرتا رہے گا اور جو شخص زہر کھا کر خودکُشی کرے گا تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کھاتا رہے گا۔ جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کی تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔ (صحیح البخاری، جلد7، صفحہ 139، حدیث: 5778، مطبوعہ: مصر)

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"يغفر للشهيد كل ذنب إلا الدين"

ترجمہ: شہید کے ہر گناہ کی مغفرت کردی جاتی ہے سوائے قرض کے۔ (صحیح مسلم، جلد6، صفحہ39، حدیث: 1886، مطبوعہ: ترکیا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”من كانت عنده مظلمة لأخيه فليتحلله منها، فإنه ليس ثم دينار ولا درهم، من قبل أن يؤخذ لأخيه من حسناته، فإن لم يكن له حسنات أخذ من سيئات أخيه فطرحت عليه“

ترجمہ: جس نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو، اسے چاہیئے کہ اس سے (دنیا میں) معاف کروالے کیونکہ آخرت میں درھم و دینار نہیں ہوں گے، اس سے پہلے (معاف کروالے) کہ اس کی نیکیوں سے اس کے بھائی کو حق دلوایا جائے کیونکہ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو اس کے بھائی کے گناہ لیے جائیں گے اور اس پر ڈال دیے جائیں گے۔ (صحیح البخاری، جلد8، صفحہ111، حدیث: 6534، مطبوعہ: مصر)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوشاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-4268

تاریخ اجراء: 02ربیع الثانی1447ھ/26ستمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net